Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۶ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۰ فتح ۱۳۵۴ھش ۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۸۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، عمر میں خاص برکت دے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۰ فتح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔ مختلف عوارض کی وجہ سے طبیعت بہت خراب ہے۔ ٹانگوں میں بہت کمزوری ہے جس کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتی ۔۔۔ احباب خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میرے فرزند عزیز جاوید احمد (لیڈز۔ انگلینڈ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۶ نومبر ۱۹۷۵ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام شہاب الدین احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اسم بامسمّٰی بنائے۔ وہ لمبی عمر پانے والا اور خادمِ دین ہو۔ والدین اور اہلِ خاندان کیلئے قرۃ العین ہو۔ آمین

(علی محمد سرور (بی۔ اے۔ بی۔ ٹی) ربوہ)

مختلف زبانوں کا جلسہ

امسال بھی انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف زبانوں میں جلسہ کا انعقاد کیا جائے گا جو دوست اُردو، پنجابی، انگریزی، عربی، پشتو، سندھی اور بلوچی زبانوں کے علاوہ کسی اور زبان میں تقریر کرنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

مہتمم تحریکِ جدید
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اِطلاع

جیسا کہ قبل ازیں الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے تا اطلاع ثانی ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

احباب مطلع رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خانہ کعبہ انوار و برکات کی تجلّی گاہ ہے

مگر اِن تجلّیات کو ظاہری آنکھ سے نہیں بلکہ رُوحانی آنکھ سے ہی دیکھا جاسکتا ہے

"اِس میں کچھ شک نہیں کہ خانہ کعبہ انوار و برکات کی تجلّی گاہ ہے اور اس کی بزرگی میں کوئی کلام اور شُبہ نہیں پہلی کتابوں میں بھی اس کی بزرگی کا ذکر ہے مگر یہ تجلّیات اور انوار و برکات اِس ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آسکتے اس کے لئے دوسری آنکھ کی حاجت ہے اگر وہ آنکھ کُھلی ہو تو یقیناً انسان دیکھ لے گا کہ خانہ کعبہ میں کس قسم کی برکات نازل ہو رہی ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ وہ بُتوں سے بھرا ہوا تھا اور اس کے زائرین میں ابوجہل جیسے شریر بھی تھے ۔۔۔۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ لوگ جو بیت اللہ کے جوار میں رہتے ہیں عوام سے ہزارہا درجہ اچھے ہیں اور یہ امر مقابلہ سے ہی معلوم ہوتا ہے حقیقت میں کثرت کے ساتھ ان میں نیک اور اچھے لوگ ہیں اور ان کو دیکھ کر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ خانہ کعبہ کی مجاورت نے انکو بہت بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔

یہ تو قانونِ قدرت ہی نہیں کہ دُنیا میں آکر فرشتے آباد ہوں ۔۔۔ پس مکّہ میں جب انسان آباد ہیں تو انکی کمزوریوں پر نظر کر کے مکّہ کو بدنام کرنا یا اس کی بزرگی اور عظمت کی نسبت شک کرنا بڑی غلطی ہے۔ سچ یہی ہے کہ کعبہ کی بزرگی اور نورانیت دوسری آنکھوں سے نظر آتی ہے جیسا کہ سعدیؒ نے فرمایا ہے

چو بیت المقدس دروں پر زتاب ٭ رہا کردہ دیوار بیروں خراب"

(الحکم ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

پبلشر مسعود احمد دہلوی ٭ پرنٹر سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۰ ؍ ماہِ فتح ۱۳۵۴ھ
۱۰ ؍ دسمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی عبادت اور اس کا از سرِ نو احیاء

ایک اداریہ میں ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے ہیں اس لئے آپ نے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال کر کہ پیدائشِ انسانی کے اصل مقصد یعنی عبادت سے کیا مراد ہے واضح فرمایا ہے کہ ہر ایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینا اور اُس کی سچی محبت اور سچے جوش سے دُنیا کی تمام تلخیوں کو اختیار کرنا ہی وہ عبادت ہے جس کے ادا کرنے کے لئے انسان مامور ہے اس لئے پرستش کا حق نہ محض سجدوں اور رکوع و قیام سے ادا ہو سکتا ہے اور نہ بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبادت گزار وہی شمار ہوں گے جو رضا جوئی اپنے آقا کریم میں اِس حد تک کوشش کریں کہ اُس کی اطاعت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔

چونکہ آپ کی بعثت کا مقصد احیاءِ اسلام اور قیامِ شریعت کے سوا کچھ نہ تھا اس لئے آپ نے اپنے متبعین کو وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کے مطابق ہر ایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینے اور اُس کی سچی محبت اور سچے جوش سے دُنیا کی تمام تلخیوں کو برداشت کرنے کی بار بار تلقین فرمائی۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر یک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اِس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جؤا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اِس لئے اُس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے۔ اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کم تر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔"
(ازالۂ اوہام صفحہ ۸۲۸)

یہ واضح فرمانے کے بعد کہ محض سجود و قیام اور تسبیح کے دانے پھیرنے کا نام عبادت نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ پرستش ہی انسان کی زندگی ہو جائے یعنی انسان اِس درجہ خدا کو مقدم کر لے کہ خدا کی مرضی انسان کی مرضی بن جائے آپ نے بتایا کہ اِس رنگ میں عبادت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجا لانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے انسان کے لئے خوارق دکھاتا ہے اور اسے اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور دُنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ یہ میرا پیارا بندہ ہے جو اِس سے دشمنی کرتا ہے وہ اِس سے نہیں بلکہ مجھ سے دشمنی کرتا ہے اور مجھ سے دشمنی کر کے ایسا انسان کبھی پھل پھول نہیں سکتا بلکہ کبھی ختم نہ ہونے والے خسارہ میں جا پڑتا ہے۔ اِس لئے آپ نے اپنی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے وفادار اور اطاعت گزار بندے بننے اور اپنی ہر حرکت و سکون کو عبادت کے سانچے میں ڈھالنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دُنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اُس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصّہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جُدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدّت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اِس پر عمل کرے اور اُس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اُس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اَور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبّر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیّت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔"
(کشتیٔ نوح صفحہ ۱۱)

اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس آخری زمانہ میں مبعوث ہو کر احیاءِ اسلام کے ذریعہ عبادت کے حقیقی مفہوم کو اجاگر کر کے اور اسے دلوں میں راسخ کر کے اسے عملاً زندہ کر دکھایا۔ اسکے نتیجہ میں حقیقی عبادت زندہ ہوئے اور آپ کے متبعین کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم برپا کئے بغیر نہ رہی سنگریزے ہیروں کی طرح دمکنے لگے اور خاک کے پُتلے عالمِ بالا کی مخلوق بن کر تاریکی میں لپٹی ہوئی دُنیا پر نُور برسانے لگے۔ یہ انہی کندن کی طرح چمکنے والی ہستیوں کی مجاہدانہ کوششوں کا ثمرہ ہے کہ آج آسمانی بشارتوں کے عین مطابق خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے اسلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ رہا ہے، مغرب میں بھی اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دُور ہو رہی ہیں اور اسلام کی طرف میلان کی ایک نئی رَو چل پڑی ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

نہیں ہے پاسِ نظافت تو حق نمائی نہیں

خُدا سے تُو نے گر اَے دوست لَو لگائی نہیں
کُھلے گا تجھ پہ کبھی رازِ آشنائی نہیں

ہماری جان بھی حاضر ہے وقت پڑنے پر
کبھی کسی سے بھی کی ہم نے بے وفائی نہیں

کُھلی کتاب ہے دُنیا میں قول و فعل اپنا
حقیقت اپنی کسی سے کبھی چُھپائی نہیں

تُو اپنے ظاہر و باطن کو پاک رکھ ہر دم
نہیں ہے پاسِ نظافت تو حق نمائی نہیں

یہ بُھول مت کہ نظافت بھی جُزوِ ایماں ہے
ہے بے نماز نمازی اگر صفائی نہیں

نہ ہوں قبول دُعائیں تو یہ یقیں کر لے
درِ حبیب پہ تیری ابھی رسائی نہیں

جہاں میں درد نہیں لا دوا کوئی صدیق
ہے ایک موت ہی جس کی کوئی دوائی نہیں

(محمد صدیق امرتسری ایم۔ اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر ببند

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک فارسی قصیدہ میں امتِ مسلمہ کو قرآن کریم کی خدمت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

کہ اے غافل انسان خوابِ غفلت سے بیدار ہو ذرا ہوش کر اور اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآن مجید کی خدمت کے لئے کمر باندھ لے یعنی ایسا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے نہ جانے دے کیونکہ دنیا میں انسانی زندگی کے دن بالکل محدود ہیں ایک دن تو نے بھی اس جہاں کو خیرباد کہنا ہے پس قبل اس کے کہ دنیا میں یہ خبر پھیلے کہ تو اس جہاں سے گذر گیا ہے قرآن کریم کی جس قدر زیادہ خدمت تجھ سے ہو سکے کر لے۔

قرآن کریم کی صحیح طور پر خدمت تبھی کی جا سکتی ہے کہ انسان کا یہ ایمان بلکہ راسخ عقیدہ ہو کہ قرآن اس مقدس و حسین ترین اور بلند و بالا ہستی کا پیارا کلام ہے جس کا کوئی ثانی و ہمسر نہیں یعنی وحدہٗ لاشریک خدا۔ پس جب تک انسان کو اس پر کامل یقین نہ ہو وہ قرآن کریم کی صحیح طور پر خدمت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم سے حقیقی لگاؤ اور محبت کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس کی سچائی اور اس کی حقانیت اور منجانب اللہ کلام ہونے کے بارے میں انسان کے دل میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ یہی یقین کامل پیدا کرنے اور قرآن کریم کی اسی سچائی کو آشکار کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں لاتعداد اور ناقابل انکار دلائل و شواہد بیان فرمائے ہیں۔ بلکہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور پر مندرجہ ذیل الہام بھی نازل فرمایا

"قرآن خدا کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کا یہ کلام اگرچہ بظاہر عجیب سے معلوم ہوتا ہے لیکن قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ اسلوب بیان بیشمار جگہ پایا جاتا ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تشریح کے مطابق اس الہام کا مطلب دنیا کو یہ یقین دلانا اور اس پر قائم رہنا ہے کہ قرآن کریم کا لفظ لفظ بلکہ ہر حرف اللہ تعالیٰ کا اپنا مقدس و پاک کلام اور خدائے واحد لاشریک ہستی کے منہ کی باتیں ہیں حضور علیہ السلام ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ و معانی کے ساتھ خدا تعالیٰ ہی کا کلام ہے" (ص ۵۴۳)

قرآن کریم کے ذریعہ عظیم انقلاب

اگر غور کیا جائے تو قرآن کریم کی خدمت خواہ وہ کسی رنگ میں بھی کی جائے خود اپنی خدمت اور اپنی ہی بھلائی ہے کیونکہ اگر قرآن کریم کی خدمت ہم کریں اس کے ذریعہ نوعِ انسان کی جو ہدایت و راہنمائی مقدر ہے اور جو عظیم انقلاب اس کی بے نظیر تعلیم اور اس کے روحانی اثرات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں لانا چاہتا ہے وہ تو ہو کر رہے گا خواہ کوئی انسان اس خدمت پر آمادہ ہو یا نہ ہو۔ نیز قرآن کریم اپنی آیات و مادی اور ذاتی کے لحاظ سے کوئی جاندار شئے نہیں کہ اس کی خدمت کرنے سے اسے ظاہری رنگ میں کوئی فائدہ اور بہتری یا آرام پہنچے یا ہدایت و کامیابی حاصل ہو۔ پس جو شخص بھی قرآن کریم کی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کرتا ہے وہ درحقیقت اپنی ہی خدمت کرتا اور اپنے ہی فائدہ اور عاقبت بخیر کے لئے جد و جہد کرتا ہے۔

قرآن کریم سے سچا لگاؤ اور محبت

جب انسان کا دل اس یقین سے پر ہو اور ہر مسلمان کا دل اس سے پُر ہونا چاہئے کہ قرآن کریم شروع سے آخر تک واقعی خدائے قادر و قیوم رؤوف و رحیم اور علیم و خبیر خدا کا مقدس کلام ہے جس کی اتباع کے بغیر انسان نجات نہیں پا سکتا اور نہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور دائمی خوشحالی پا سکتا ہے تو پھر بالبداہت اس کے لئے یہ ضروری ہو گیا کہ وہ قرآن کریم کے ساتھ ایسا لگاؤ ایسی دلچسپی محبت اور تعلق پیدا کرے گا کہ اس کے بغیر اسے اپنی زندگی ہیچ اور کھوکھلی اور بے مقصد نظر آنے لگے پس قرآن کریم کی پہلی اور اہم ترین خدمت یا ذمہ داری جو ہم پر عائد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم قرآن کریم سے ایسا لگاؤ ایسا دائمی تعلق اور دلچسپی اپنے قلب و نظر میں پیدا کریں جو دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر ہو یعنی دنیا کی اور کوئی کتاب کوئی صحیفہ کوئی تعلیم اور کوئی ہدایت نامہ ہمیں قرآن کریم سے زیادہ پیارا نہ ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں اسی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا "اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ" کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی ۔ ۔ ۔ ۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔ جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے ۔ ۔ ۔ ۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر سب ہدایتیں ہیچ ہیں"

(کشتی نوح ص ۲۶)

قرآن کریم کی سب سے اہم خدمت کی ذمہ داری جو ہم پر عائد ہوتی ہے وہ قرآن کریم کا پڑھنا اور اس کا سیکھنا اور مطالعہ کرنا ہے۔ قرآن کریم کی سچائیوں پر ہمارا ایمان اور یقین کامل تبھی پائیدار ہو کر دائمی طور پر قائم رہ سکتا ہے کہ ہمیں قرآن کریم نہ صرف ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا آتا ہو بلکہ اس کی ہر آیت کا ترجمہ اور مفہوم بھی ذہن نشین ہو اور پھر ہم اس کے معانی پر غور و خوض بھی کرتے رہیں یہاں تک کہ اپنے اپنے ظرف اور مبلغ علم کے مطابق ہمیں اس کی تفسیر اور مطالب سے بھی واقفیت ہو جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ہمیں اس امر کی ترغیب دیتے ہوئے خوشخبری کے طور پر فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ
لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

کہ اے انسانو ہم نے قرآن کریم کو ایسے اسلوب ایسی زبان اور ایسے آسان فہم انداز میں تمہارے سامنے رکھ دیا ہے کہ اس کا ناظرہ پڑھنا اس کا ترجمہ سمجھنا اور اس کا حفظ کرنا اور اس سے سبق اور راہنمائی حاصل کرنا تمہارے لئے بڑا سہل بڑا آسان اور عام فہم بنا دیا گیا ہے۔ پس ہے کوئی جو اس کو سیکھے اور اس پر عمل کر کے ہماری رضا اور ابدی پیار کا مورد بن جائے۔

قرآن پڑھنا سیکھو اور سکھاؤ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی احادیث صحیحہ میں امتِ مسلمہ کو حکم فرمایا ہے کہ اے لوگو قرآن سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ کہ اس میں تمہاری بہتری اور برکاتِ الٰہیہ کو جذب کرنے کا سامان ہے دراصل جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے قرآن کریم کی خدمت کرنا خود اپنی خدمت کرنے کے مترادف ہے اور اپنی ہی بہتری کے سامان پیدا کرنا ہے۔ پس کلام الٰہی کو پڑھ کر سیکھ کر اس پر جس قدر زیادہ غور و تدبر کیا جائے گا اور اسے سمجھنے کی جتنی بھی زیادہ کوشش ہوگی اسی قدر اس کے ساتھ لگاؤ دلچسپی اور محبت بڑھے گی اور اس مقدس کلام کے موجد و منبع خدائے رحیم و کریم اور علیم و خبیر سے انسان کا تعلق بڑھتا جائے گا اور نفسانی اندھیرے دور ہو کر انسان کا دل انوارِ الٰہی سے معمور ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم پر غور و تدبر کی اہمیت کو واضح کرتا ہوا فرماتا ہے

"اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ
اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا"

جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ قرآن کریم پر ایمان رکھنے اور اس کے محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود اس کی تلاوت نہیں کرتے یا اسے سرسری نظر سے پڑھ کر رکھ دیتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور غور و تدبر اور گہری نظر سے اس کے مطالب اور حقائق معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے انکے دل مقفول ہی رہیں گے اور ان کے اندر قرآنی انوار داخل نہیں ہوں گے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

ہست فرقانِ مبارک از خدا طیب شجر
نونہال و نیک پود و سایہ دار و پُر ز بر
میوہ گر خواہی بیا زیں درخت میوہ دار
گر خردمندی مجنبان بید را بہر ثمر

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ بحوالہ شان قرآن ص۳۵)

یعنی قرآن پاک خدا کی طرف سے ایک پاکیزہ درخت ہے جو نونہال اور نیک اصل والا اور سایہ دار اور پھلوں سے لدا ہوا ہے۔ اگر تو میوہ چاہتا ہے تو میوہ دار درخت کے نیچے آ اگر تو عقلمند ہے تو بید کے درخت کو پھلوں کے لئے نہ ہلا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا فرمان

اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کو قرآن کریم سیکھنے سمجھنے اور اس کے علوم سے آگاہی حاصل کرنے کی طرف ذیل کے مؤثر و مبارک الفاظ میں توجہ دلاتے ہیں :-

"میں پھر تمام جماعتوں کو تمام عہدیداران خصوصاً امرائے اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا، جاننا اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قربِ الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں از بس ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز انجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے پس میں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو اور جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء)

قرآن کریم در اصل ایک ایسے بے نظیر اور بے مثال ہیرے کی مانند ہے جتنا زیادہ گھسایا رگڑا اور صیقل کیا جائے اتنا ہی زیادہ وہ چمکتا اور اپنی آب و تاب اور نور سے دنیا کو منور کرتا ہے۔ قرآن کریم پر غور و تدبر اور اس کی تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ کر مسلمان قرون وسطیٰ اور اب اس زمانہ میں بھی بے حد نقصان اٹھا رہے ہیں کاش حضرت سرور کونین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار اب بھی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے اور اس پر انفرادی اور قومی لحاظ سے کما حقہٗ عمل کرنے کی طرف متوجہ ہوں کہ اسی میں ان کی کامیابی و فلاحِ دارین اور دینی و دنیوی ترقی کا دارومدار ہے

تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی آسمانی تحریکیں ہیں

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی موجودگی میں بنی نوع انسان کو دنیا کے دوسرے ازموں سوسائٹیوں نظریوں اور فلسفیانہ تنظیموں کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآنی نظریات اور تعلیم کو خود سمجھیں اور دنیا بھر کی قوموں کو اس سے آشنا کرائیں اور قرآن کریم کی حقانیت اور اس کا کلام الٰہی ہونا ان پر ثابت کردیں اور اس کی روشن اور بے مثال تعلیم پر خود ایسے طور پر عمل کر کے دکھا دیں کہ انہیں خود نظر آجائے کہ ہماری دینی و دنیوی اور روحانی اور مادی ترقیات کا واحد موجب قرآن حکیم ہے۔ پس تمام احباب جماعت کا فرض ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریک تعلیم القرآن اور وقف عارضی کو اپنے عمل اور کوشش اور خاص توجہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔ خود قرآن کریم سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں اور جماعت کے ہر فرد پر قرآن کریم کی اہمیت اس کا حسن و جمال اور افادیت واضح کر کے ہر ایک کو عاشقِ قرآن اور صحیح معنوں میں عاملِ قرآن بنا دیا جائے

تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی دونوں مبارک سکیمیں یا تحریکیں دراصل الٰہی تحریکیں اور آسمانی آوازیں ہیں جن پر لبیک کہنا ہر احمدی کا فرض ہے حضور فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ وہ تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی مہم میں بہت برکت ڈالے گا اور ان تحریکوں کے ذریعہ انوارِ قرآن زمین پر محیط ہو جائیں گے۔ تعلیم القرآن کا نظام وصیت سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے اسلئے موصی صاحبان پر قرآنی انوار کی اشاعت کی خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے دل کو نورِ قرآن سے اتنا منور کرے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآنی نوری نور نظر آ جائے اور پھر ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا لوگوں کے سینوں کو انوار قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔"

(خطبہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء)

پس اے حضرت مسیح وقت اور مہدیٔ دوراں کی جانثار اور خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفادار جماعت، خدا کے خلیفہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیل القدر غلام اور امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم و اشاعت کی ان دونوں آسمانی تحریکوں کو کامیاب بنانے کیلئے آگے بڑھیں اور کرۂ ارض پر بسنے والی تمام بستیوں کے ہر گھر کو انوارِ قرآن سے اس طرح منور کردیں کہ حق اپنی تمام سچائیوں اور تجلیوں کے ساتھ دنیا پر غالب آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ دنیا سے بھاگ جائے اور ایک خدا ایک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک کتاب قرآن کریم کی حکومت دنیا کی ہر قوم اور ہر بستی کے لوگ برضا و رغبت تسلیم کر کے خدا کے فضلوں کے مورد بن جائیں۔

حضور ایدہ اللہ کا خاص ارشاد

حضرت امام جماعت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور اسلام کی دنیا میں عزت قائم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں۔ لیکن یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا، جب تک دل میں **قرآن کی محبت نہ ہو** جب تک کہ قرآن پاک کا علم آپ کو حاصل نہ ہو جب تک کہ آپ اس کو کما حقہٗ سمجھنے والے نہ ہوں اور جب تک کہ ہمیشہ اس کے متعلق غور و فکر کرنے والے نہ ہوں"

"پس اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے اور ضرور کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں اسی طرح کہ اس کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشادات عالیہ کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے اور ہماری کوشش کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

اعلان دار القضاء

مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب ولد مرزا محمد شریف بیگ صاحب مرحوم متصل بلڈنگ نزد سول ہسپتال چنیوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مبلغ ۵۰-۳۸۷ روپے امانت میں جمع شدہ ہیں دیگر وارثان مرحوم کو مذکورہ بالا رقم مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہٰذا اسندعا ہے کہ رقم مبلغ ۵۰/۳۸۷ روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرماویں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تین یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۲۳۴۵

مَیں مبشر احمد ولد غلام رسول صاحب۔ قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت ۷۵/۱ ساکن رسول نگر ضلع گوجرانوالہ حال کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۸۵/- روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مبشر احمد۔ کوارٹر نمبر C/219 کیمپ نمبر ۲ مسرور۔ پی۔ اے۔ ایف ماڑی پور کراچی نمبر ۱۳۔

گواہ شد۔ اعجاز احمد چوہدری وصیت نمبر ۱۵۳۹۳۔

گواہ شد۔ حبیب اللہ وصیت نمبر ۱۵۸۷۸

مسل نمبر ۲۲۳۴۶

مَیں ساجد سلطان احمد ولد ظفر سلطان احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کالونی کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۵/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ساجد سلطان احمد ۲/۳۶۷ ڈرگ کالونی کراچی نمبر ۲۵۔

گواہ شد۔ مہر حبیب اللہ ولد مہر محمد اسمٰعیل صاحب گرین ٹاؤن۔ ڈرگ کالونی۔ کراچی

گواہ شد۔ عبدالشکور اسلم پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ کالونی کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۳۴۷

مَیں رمضان محمد چوہدری ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم جاٹ پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک رہائشی مکان واقع غلام محمد آباد لائلپور قیمت اندازاً ۴۰،۰۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ رمضان محمد چوہدری ۹ مغل آباد سفید کوٹھی۔ راولپنڈی کینٹ۔

گواہ شد۔ ریاض احمد چوہدری صدر حلقہ مغل آباد راولپنڈی صدر۔

گواہ شد۔ عبدالرحیم وصیت نمبر ۵۱۹۸ ۹۔ مغل آباد۔ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۲۳۴۸

مَیں فرحت جہاں زوجہ رمضان محمد صاحب چوہدری۔ قوم اعوان پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی کینٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۴ تولے قیمت ۹۶۶۰/- روپے

۳۔ مشین سلائی۔ اندازاً قیمت ۳۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فرحت جہاں ۹ مغل آباد راولپنڈی کینٹ۔

گواہ شد۔ رمضان محمد چوہدری (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ عبدالرحیم وصیت نمبر ۵۱۹۸ (والد موصیہ)

مسل نمبر ۲۲۳۴۹

مَیں پروین طاہرہ بنت ڈاکٹر محفوظ الحق خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۵/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ سونا وزنی ۲۰ تولہ مالیتی ۱۲۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ پروین طاہرہ ۸۔ ۱۱/۱۱ ناظم آباد ۴ کراچی نمبر ۱۸۔

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد۔ صدر حلقہ اقبال ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد۔ اشتیاق احمد بھٹی۔ ولد محمد انشاء اللہ خان صاحب بھٹی۔ بڑا میدان ناظم آباد۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۳۵۰

مَیں اقبال تسنیم زوجہ چوہدری حمید اللہ سنوری صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۵/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۱۰۰۰/- روپے۔

۲۔ زیور طلائی ۳½ تولہ مالیتی ۲۱۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ اقبال تسنیم 5/7 A ،III ناظم آباد ۴ کراچی۔

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد صدر حلقہ اقبال ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد۔ حمید اللہ (خاوند موصیہ) ناظم آباد کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۳۵۱

مَیں حکیم قاضی عبدالرحمٰن ولد قاضی [illegible] صاحب قوم قریشی صدیقی پیشہ طب عمر [illegible] بیعت ۱۹۳۶ء ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد مبلغ ۱۱۳۴/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت دوکانداری ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ حکیم قاضی عبدالرحمٰن حسین مارکیٹ دواخانہ مفید عام۔ مغلپورہ گنج۔ لاہور

گواہ شد۔ قاضی عزیز احمد۔ کارکن امور عامہ۔ ربوہ۔

گواہ شد۔ قاضی منیر احمد وصیت نمبر ۱۴۶۹۳ دارالصدر شرقی۔ ربوہ۔

ضروری اطلاع

مینیجر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھئے۔ نیز اپنا چٹ نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولیے۔

(مینیجر)

جگری جگر کے جملہ امراض کے لئے قیمت فی شیشی ۳/- روپے
صندل پاؤڈر خون کی صفائی اور الرجی کیلئے قیمت فی شیشی ۳/۵۰ روپے
معجون مقوی خاص اعضائے رئیسہ کیلئے لاجواب قیمت فی شیشی ۱۰/- روپے
ساجد دواخانہ (بالمقابل دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تریاق معدہ قیمت -/۲/-، ۴ روپیہ — خرابی ہضم کا مؤثر علاج
اکسیر پائیوریا قیمت -/۳ روپیہ — پائیوریا کا علاج
مفید منجن قیمت ۲۵/۱ روپیہ — دانتوں کی صفائی کے لیے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۲

ایک نوجوان خادم سلسلہ کی المناک وفات

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب)

سلسلہ احمدیہ کے ایک نوجوان کارکن عزیز چودھری منیر احمد صاحب بسرا کلرک دفتر وقفِ عارضی ربوہ اچانک وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

عزیز مرحوم کی وفات بروز جمعہ ۵ دسمبر ۱۹۷۵ء کو اپنے گاؤں چک ۲۵۵ ضلع شیخوپورہ میں ہوئی۔ ان کے والد صاحب اور دوسرے رشتہ دار ان کی نعش کو ربوہ لائے۔ ۶ دسمبر بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر کی تکمیل کے بعد خاکسار نے کثیر حاضرین سمیت دعا کرائی۔

مرحوم منیر احمد صاحب نے صرف ۲۸ سال عمر پائی۔ ۱۹ مئی ۱۹۶۸ء کو بطور کلرک دفتر وقف عارضی میں خدمتِ سلسلہ کے لئے مقرر ہوئے۔ نہایت مخلص اور محنت سے کام کرنے والے نوجوان تھے۔ سارا عرصہ میرے ساتھ میرے دفتر میں کام کرتے رہے۔ گزشتہ سال ان کی شادی ہوئی تھی۔ ابھی ہفتہ عشرہ قبل اللہ تعالیٰ نے ان کو بچی عطا فرمائی تھی۔ ۴ دسمبر کو رخصت لے کر گاؤں گئے تھے۔ دوسرے روز اطلاع مل گئی کہ رگ پھٹنے اور فالج کی وجہ سے فوری طور پر فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے ان کے غمگین والد صاحب، ان کی افسردہ بیوہ اور یتیم بچی کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل اصحاب علمی مقالہ جات پیش فرمائیں گے۔

۱۔ حفاظتِ قرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات۔ — مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب دہلوی ایم۔اے
۲۔ بعث بعد الموت — مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۳۔ قومی ترقی میں اسلام کا کردار — مکرم مولوی یوسف سلیم صاحب فاضل

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

اطفال الاحمدیہ کے چندہ جات کی نئی شرح

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال الاحمدیہ کے چندہ کی نئی شرح حسب ذیل منظور فرمائی۔

مجلس اطفال صف اول = ۲۵ پیسے ماہوار
" " صف دوم = ۱۰ " "
اجتماع اطفال = ایک روپیہ سالانہ

قائدین اور ناظمینِ مال کی خدمت میں گزارش ہے کہ اطفال سے نئی شرح کے مطابق چندہ وصول فرمائیں۔

اطفال کے بجٹ کی منظوری نئی شرح کے مطابق بھجوا دی جائے گی۔ نیز جن مجالس نے ابھی تک اطفال کے بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوائے وہ نئی شرح کے مطابق بھجوائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مخلصین جماعت ربوہ کے لئے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے انتظامات اور رضاکارانہ خدمات کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"سب سے بڑی ذمہ داری

اہلِ ربوہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے نام پر ہزاروں کو بلاتے ہیں جو لبیک کہتے ہوئے ان ایام میں جمع ہو جاتے ہیں اور جماعت مہمان نوازی کا انتظام کرتی ہے۔ کچھ تو مادی اشیاء ہیں۔ کھانے پینے کی چیزیں یا مکان وغیرہ وغیرہ۔ اس کا انتظام تو منتظمین کے سپرد ہے وہ کرتے ہیں لیکن اس انتظام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لئے ضروری ہے کہ رضاکارانہ خدام انہیں میسر آئیں۔ بعض نوجوان بھی اور بڑے بھی بڑی محبت اور بڑے پیار کے ساتھ یہ خدمت ۲۴ گھنٹے بجا لاتے ہیں۔ لیکن بعض وہ بھی ہیں جو اس موقعہ کی خدمت کی برکتوں سے ناآشنا نظر آتے ہیں اللہ ان پر رحم کرے۔ اس موقع پر مہمان نوازی کرتے ہوئے خدمت بجا لانے کا بڑا ہی ثواب ہے۔ پس خود کو اور اپنے بچوں کو اس ثواب سے محروم نہ رکھیں ہم نے، ہمارے سارے گھر نے اپنے بچپن کا زمانہ بھی (اور بڑے ہو کر بھی) جلسے کے دنوں کی خدمت کو اتنی محبت اور پیار سے ادا کیا ہے کہ کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ ہم کسی پر ذرہ احسان کر رہے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ ہی دل اس احساس سے پُر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو توفیق دی ہے کہ وہ ہم پر احسان کر رہے ہیں۔"

(الفضل ۸ جون ۱۹۶۸ء)

(افسر جلسہ سالانہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ ہمارے ایک غیر از جماعت دوست عبدالجبار صاحب آف بھریا روڈ سندھ ایک حادثہ کا شکار ہو گئے ہیں اور سول ہسپتال نواب شاہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔ آمین۔
(شریف احمد ہڑھوی۔ باندھی ضلع نواب شاہ سندھ)

۲۔ میرے والد صاحب تین چار روز سے سخت بیمار ہیں احباب سے درخواستِ دعا ہے۔
(محمد یعقوب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال ضلع سرگودھا)

۳۔ ہمارے تین دوست مکرم ملک منیر احمد صاحب ایڈووکیٹ، مکرم ملک رشید احمد صاحب اور مکرم مرزا ظفر احمد صاحب ایک سال سے زائد سے ایک مقدمہ میں ملوث کر دیئے گئے ہیں۔
احباب کرام ان کی براءت اور جلد رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔
نذیر احمد سیالکوٹی
۱۶۴۔ اقبال روڈ کیمبل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی جملہ طبی ضروریات پوری کرنے کے لئے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ
کو یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لیے کورس -/۲۰ روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لیے کورس -/۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۵۳۸